حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بیان سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں

وکیل ملزم کے سوالات جرح اور ان کے جواب

(س) آپ کو معلوم ہے کہ قادیان میں مجلس احرار کی تبلیغی کانفرنس ہوئی

(ج) ہاں۔

(س) اس سے پہلے کہ کانفرنس ہوئی کہ آپ کو کتنی دیر پہلے پتہ چل گیا تھا کہ کانفرنس ہوگی (ج) تاریخ دیا د نہیں۔ افواہیں پانچ چھ مہینے قبل سُنی جاتی تھیں اور یقینی علم دو یا تین ہفتہ قبل ہوا تھا

(س) آپ احراری کانفرنس منعقد ہونے کے خلاف تھے۔ یعنی آپ کو اس کے منعقد ہونے پر اعتراض تھا۔

(ج) میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا میں نے ذاتی طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ نہیں کی۔

(س) آپ نے کوشش کی کہ کانفرنس نہ ہو

(ج) ذاتی طور پر میں نے نہیں کی۔

(س) خان صاحب فرزند علی آپ کے مریدوں میں سے کون ہیں

(ج) وہ صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی ہیں۔ اور ٹرسٹی ہونے کے لحاظ سے ہی امور عامہ کا ناظران کا عہدہ ہے

(س) وہ احرار کانفرنس بند کرانے کے لئے شملہ گئے تھے (ج) مجھے معلوم نہیں کہ ان کے شملہ جانے کی غرض احرار کانفرنس کا بند کرانا تھا۔ احرار کانفرنس کے متعلق جو کچھ شملہ میں ہوا۔ اس کا علم مجھے بعد میں ہوا

(س) کیوں گئے تھے؟ (ج) یہ ان سے پوچھ سکتے ہیں

(س) آپ کو یہ علم ہے کہ وہ شملہ میں کمشنر لاہور سے ملے تھے (ج) مجھے یہ علم ہے کہ کمشنر صاحب نے خود ان کو بلایا تھا۔ انھوں نے خود ملنے کی خواہش نہ کی تھی۔ وہ شملہ میں تھے اور کمشنر صاحب نے خود انھیں ملنے کے لئے کہا تھا۔ جس میں احرار کانفرنس کا ذکر ہوا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ جب احراری جلسہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ تو آپ نے اپنے مریدوں کو چٹھی بھیجی کہ قادیان میں آؤ۔ (ج) نہیں۔ کوئی چٹھی نہیں بھیجی۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ چٹھی نہیں بھیجی گئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ دفتر سے باہر نہیں نکلی میں نے چٹھی لکھنے کے لئے آرڈر دیا تھا۔ مگر چٹھیاں لکھی نہیں گئی تھیں بلکہ پیشتر اس کے کہ چٹھیاں لکھی جائیں۔ مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی مجھے ملے۔ اور انھوں نے کہا کہ پولیس کا کافی انتظام ہوگا۔ چٹھی جاری نہ کریں۔ تو میں نے چٹھی روک دی۔

(س) کیا آپ نے دو چٹھیاں لکھیں ایک ۳ر اکتوبر کو اور دوسری ۱۶ر اکتوبر کو

(ج) ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ میں سے کسی تاریخ کو جو چٹھی گئی۔ میں بتا چکا ہوں کہ ایک چٹھی لکھنے کا میں نے حکم دیا تھا۔ مگر وہ بھیجی نہیں گئی۔ اسے روک دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے میں نے کوئی آرڈر نہیں دیا تھا۔ اور نہ ۳ر اکتوبر کو کوئی چٹھی میری طرف سے بھیجی گئی۔

(س) کیا آپ نے آرڈر کسی اندیشہ کی وجہ سے دیا تھا (ج) میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس وقت میرے دل میں کوئی خاص خطرہ تھا مگر چونکہ قادیان ہماری مقدس جگہ ہے احتیاطی طور پر بھی ایسا کرنا ضروری تھا۔

(س) جن کو آپ احراری کہتے ہیں۔ ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں (ج) میرے دل میں ان کے متعلق کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ان لوگوں میں سے کوئی دشمنی کی بات کرے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ دشمن ہے

(س) احرار کانفرنس میں جو لوگ آتے آپ ان کو دشمن سمجھتے تھے (ج) اسوقت آنیوالے کئی دوست بھی تھے (س) احرار آپ کو دشمن سمجھتے تھے (ج) جب کوئی یہ کہتا ہے کہ میں فلاں کو دشمن سمجھتا ہوں۔ تو اسکے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دشمنی کر رہا ہے اور دوسرے یہ کہ کہنے والے کے دل میں اس کے متعلق دشمنی ہے۔ میرے دل میں اس کے دل میں دشمنی ہے۔ میرے دل میں ان کے متعلق دشمنی نہیں۔ ان میں سے جو دشمنی والے فعل کرے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے۔

(س) کیا آپ نے ان کے متعلق دشمنی کا لفظ استعمال کیا

(ج) یاد نہیں کہ عام طور پر کیا ہو۔ ممکن ہے بعض خاص موقعوں پر کیا ہو۔

(س) الفضل اخبار آپ کا سرکاری گزٹ ہے (ج) اس اخبار کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہے۔

(س) کیا آپ کا یہ اخبار اسی طرح کا ہے جس طرح گورنمنٹ گزٹ ہوتا ہے (ج) گورنمنٹ گزٹ کا ہر لفظ گورنمنٹ کی طرف ہوتا ہے۔ الفضل میں جو کچھ لکھتا ہے ایڈیٹر لکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس کا ہر لفظ ہم لکھ کر دیتے ہیں۔

(س) آپ کے حکم سے آپ کی مرضی سے بہ حیثیت جماعت یہ پرچہ جاری ہے۔ (ج) اس کو میں نے جاری کیا تھا۔ پھر وقف کر دیا۔ صدر انجمن اس پراپرٹی کی مالک ہے۔ پھر میں اسے اپنی طرف کیوں منسوب کروں

(س) آپ کے حکم اور آپکی مرضی سے یہ پرچہ جاری ہے آپ کی اتھارٹی کے ماتحت الفضل جاری ہے (ج) اتھارٹی کے اگر یہ معنی ہیں کہ الفضل کے مضامین کا میں ذمہ دار ہوں تو پھر غلط ہے۔ لیکن اگر یہ مراد ہو کہ میں اسے بند کرانا چاہوں تو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ تو چونکہ یہ جماعت کی طرف سے جاری ہے میں اسے بند کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔

(س) آپکے خطبات اس میں چھپتے ہیں (ج) اکثر چھپتے ہیں بعض نہیں بھی چھپتے۔

(س) جو چھپتے ہیں ان کے متعلق یہ شکایت تو پیدا نہیں ہوتی کہ غلط ہیں؟ (ج) کئی دفعہ یہ شکایت پیدا ہوئی کہ فلاں غلطی ہو گئی۔

(س) اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو دوسرے پرچہ میں اسے دور کر دیا جاتا ہے (ج) بعض دفعہ بہت دیر کے بعد غلطی کا علم ہوتا ہے۔ اگر کسی غلطی کے متعلق سمجھا جائے کہ اصلاح ضروری ہے۔ تو ہو جاتی ہے۔ ورنہ غلطی رہ بھی جاتی ہے۔ میں دوسرے خطبہ یا مجلس میں بیان کر دیتا ہوں کہ فلاں بات غلط لکھی گئی ہے۔ درست یوں ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اخبار کے دوسرے ہی پرچہ میں اصلاح چھپ جائے۔

(س) جب احرار کانفرنس ہونے لگی تھی۔ انہی ایام میں آپ کے کسی مرید کی تلاشی ہوئی تھی اس سے چھپیاں نکلیں تھیں (ج) مجھے علم نہیں کہ کسی کی تلاشی ہوئی اور برچھیاں نکلیں۔ ایک شخص سے کھڈ سٹک لی گئی تھی

(س) جب احرار کانفرنس ہوئی۔ تو اس سے پہلے یا اسوقت آپنے لوگوں کو تحریک کی کہ بندوقیں اور تلواریں خریدیں (ج) اس کانفرنس کے قریب کے ایام میں میں نے کوئی تحریک نہیں کی کہ اسلحہ خریدیں

(س) ۱۹۳۰ء میں یاد ہے کہ اس قسم کی تحریک کی۔

(ج) یقینی طور پر ساری بات یاد نہیں۔ وہ بات پیش کی جائے تو بتا سکتا ہوں کہ کیا مطلب تھا۔

(س) یہ جناب کو علم ہوگا کہ احرار کانفرنس کے ایام میں قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ (ج) میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ جاری کی گئی ہے۔ کسی افسر نے مجھے نہیں بتایا تھا۔

(س) احرار کانفرنس سے کچھ پہلے۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے آپنے ان کے خلاف کوئی اشتعال انگیز تقریر کی تھی (ج) میں نے کبھی کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کی۔

(س) کیا آپنے زبردست تقریر کی تھی (ج) تقریر سامنے رکھی جائے تو بتا سکتا ہوں۔

(س) کیا آپ کو اتنا یاد ہے کہ احراریوں کا ذکر کر کے آپنے کہا تھا کہ یہ چیونٹی ہیں۔ ہم ہاتھی ہیں (ج) میرے سامنے وہ الفاظ پیش کئے جائیں تو دیکھ کر بتا سکتا ہوں

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ ایک احمدی ایک ہزار پر بھاری ہے (ج) میں سوال سمجھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایسا ہے۔ یا یہ کہ یہ میں نے کہا ہے

(س) سوال یہ ہے کہ آپنے ایسا کہا (ج) مجھے یاد نہیں میرے سامنے لایا جائے تو بتا سکتا ہوں اس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ میں نے نہیں کہا۔ ممکن ہے کہا ہو

(س) کیا آپ کو یاد ہے کہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا اور مسٹر گابا احراری امیدوار کھڑے ہوئے تھے تو آپ چاہتے تھے کہ ان کی بجائے حاجی رحیم بخش کامیاب ہو جائیں (ج) میں نے حاجی رحیم بخش صاحب کی تائید کی تھی (س) کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر گابا کامیاب ہو گئے (ج) میں نے اخباروں میں اعلان پڑھا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان آپ کے مرید ہیں (ج) ہاں۔

(س) ان کی تقرری کی احرار نے بہت مخالفت کی تھی اور بہت کچھ لکھا تھا کہ وہ نہ ہوں (ج) چونکہ لوگوں میں مشہور تھا کہ احرار نے مخالفت کی ہے میں نے سنا تھا اور کثرت سے سنا تھا۔ اس لئے میں نے یقین کیا۔ کہ مخالفت کی۔

(س) آپنے ایک موقع پر کہا تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا کامیاب ہو جانا ہمارا روحانی معجزہ ہے (ج) ایک آدھ لفظ کی کمی بیشی سے مفہوم میں بہت فرق پڑ جاتا ہے اسلئے جب تک اصل الفاظ پیش نہ کیئے جائیں۔ نہیں کہہ سکتا کہ کیا میں نے کچھ کہا تھا یا نہیں۔

(س) ۱۲؍جون ۳۴ء کے الفضل میں آپ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے اس کے صفحہ ۷ پر یہ الفاظ ہیں "ایک عام مومن ۱۰ پر بھاری ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس سے بھی ترقی کرے تو صحابہ کے طرز عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار کا مقابلہ کیا ہے" یہ آپ کے الفاظ ہیں (ج) یہ میرے الفاظ ہیں۔ ان کے ساتھ یہ الفاظ میں درج کراتا ہوں۔ جن میں ان کی تشریح کی گئی ہے کہ "آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" جو الفاظ سوال میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح ہیں

(س) الفاظ میں جو لفظ مومن ہے یہ اپنے متعلق ہی سمجھتے ہیں یا دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ احراریوں کی طرف تو نہیں منسوب کرتے۔

(ج) نہیں۔ اپنی جماعت کے متعلق ہے۔ اس فقرہ میں مومن کے لفظ سے مراد احراری نہیں۔

(س) الفضل کا ایک پرچہ دکھا کر پوچھا کہ اس میں زیر عنوان "اسمبلی کے امیدوار اور احراری" جو مضمون چھپا ہے اسکے متعلق آپ کیا کہتے ہیں

(ج) یہ میرا مضمون نہیں میں نے نہیں لکھا۔ اور میں کہہ چکا ہوں۔ میں الفضل کے ہر لفظ کا ذمہ دار نہیں

(س) ۸؍دسمبر کے الفضل میں آپنے اپنی جماعت کو ڈائنامیٹ سے تشبیہ دی ہے۔

عدالت نے کہا کہ یہ پرچہ داخل ہو چکا ہے۔

(س) کیا آپ نے ۸؍دسمبر سے پہلے بھی ڈائنامیٹ کا لفظ استعمال کیا ہے

(ج) مجھے یاد نہیں۔ احراری کانفرنس سے پہلے یہ لفظ استعمال کیا ہو

(س) آپ کو ان ہی ایام میں جبکہ احرار کانفرنس ہوئی شکایت تھی کہ آپکے چند آدمی آپ کی جماعت کے منافق ہیں آپنے ان کو بڑا للکارا اور ان کے خلاف پر زور خطبہ دیا۔ پھر کہا۔ آپ کو شکایت تھی کہ آپ کی جماعت میں منافق ہیں۔ جو دوسروں کو شکائتیں پہنچاتے ہیں۔

(ج) جس دن سے میں خلیفہ ہوا۔ بعض لوگ ایسے چلے آتے ہیں۔ اور ہر جماعت میں کچھ منافق ہوتے ہیں۔

(س) آپنے اپنی جماعت کے روبرو خطبہ دیا۔ جس میں زور دیا کہ منافقوں کا پتہ لگا لیتی۔ مجھے معلوم ہے مگر میں بتانا نہیں چاہتا

(ج) اپنی جماعت کے کسی شخص نے جھوٹ بول دیا۔ تو اسے ہم منافق کہیں گے۔ دوسرے فرقوں کے متعلق ہم منافق کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ ہاں اگر ان کا کوئی شخص اپنی قوم کے خلاف خفیہ کارروائی کرے۔ جیسے عیسائی عیسائی ہو کر عیسائیوں کو نقصان پہنچائے۔ وہ شخص عیسائی منافق ہو گا۔ جس طرح احمدی احمدی ہو کر احمدیوں کو نقصان پہنچائے تو احمدی منافق ہو گا۔

عدالت:۔ ۱۵؍اگست کے الفضل کے پرچہ میں آپ کی جو تقریر درج ہے۔ اور جس میں منافق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ آپ کی تقریر ہے

(ج) ہاں۔

(س) اس تقریر میں منافق کا لفظ آپنے کن لوگوں کی نسبت استعمال کیا ہے۔

(ج) اپنی جماعت کے کمزور لوگوں کے متعلق۔

(س) قادیان میں پہلے بھی دوسرے مسلمانوں کا جلسہ ہوا آپ کو یاد ہے

(ج) ہاں

(س) کب ہوا؟

(ج) سنہ یاد نہیں۔ یہ جانتا ہوں کہ پہلے ہوا۔

(س) آپ کو یہ یاد ہے کہ ۱۹۲۳ء میں علماء قادیان میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد نے انہیں سختی سے مارا پیٹا تھا۔ اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی تھی

(ج) مجھے ذاتی علم نہیں کہ احمدیوں نے غیر احمدیوں کو سختی سے مارا پیٹا ہو۔

(نوٹ از رپورٹر) قانون کی اصطلاح میں صرف وہ شہادت لی جا سکتی ہے۔ جو سماعی نہ ہو۔ مثلاً جس چیز کا رویت سے تعلق ہو۔ وہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہو۔ جس کا سماع سے تعلق ہو..................... وہ خود کانوں سے سنی ہو وغیرہ ذالک۔ حضرت امیر المومنین کا یہ جواب کہ ذاتی طور پر علم نہیں قانون کی اس تصریح کی روشنی میں ہے

(س) آپ محمد حسین کو جانتے ہیں جو قتل ہوا؟

(ج) میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اگر جاننے کا یہ مطلب ہے کہ سنا وہ قتل ہو گیا تو یہ سنا تھا۔

س محمد علی آپ کی جماعت کا آدمی تھا

(ج) ہاں

(س) محمد علی کو پھانسی ہوئی تھی۔

(ج) ہاں

(س) محمد حسین جو قتل ہوا کیا عبد الکریم مباہلہ والے کا فنان تھا۔ (ج) مجھے معلوم نہیں

(س) جب محمد علی کو پھانسی ہوئی۔ آپنے اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا

(ج) جنازہ پڑھانا یاد ہے کندھا دینا اچھی طرح یاد نہیں۔ ممکن ہے دیا ہو۔

(س) کیا محمد علی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوا

(ج) ہاں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ بہشتی مقبرہ خاص مقام ہے قادیان میں۔ اور اس میں خاص آدمی دفن کیئے جاتے ہیں

(ج) وہاں ایسے لوگ دفن ہوتے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہو اور جسے صدر انجمن احمدیہ نے قبول کر لیا ہو

(س) کیا وہاں دفن ہونے کا معاوضہ دینا پڑتا ہے۔

(ج) ہر شخص جو اپنی جائداد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہے اشاعت اسلام کے لیئے اسے دفن ہونے کی اجازت دیجاتی ہے۔

(س) محمد علی نے کوئی وصیت کی۔ اور کوئی جائداد انجمن کو دی

(ج) مجھے وصیت کا یاد پڑتا ہے۔ لیکن جائداد دینے کے متعلق اسوقت یاد نہیں۔

(س) محمد علی کو قتل کی سزا دی گئی۔ اور اس کا جرم ثابت ہو گیا۔ کیا آپ جائز سمجھتے ہیں کہ اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے

(ج) اسکا جواب تفصیل اور تشریح چاہتا ہے۔ اگر عدالت سکے تو جواب دے سکتا ہوں۔

(س) عنایت شاہ اور غریب شاہ جو ۳۳ء میں قادیان گئے اور انھوں نے وہاں احرار کا دفتر کھولا۔ ان کو آپ جانتے ہیں۔

(ج) غریب شاہ کا نام میں نے سنا ہے۔ عنایت شاہ کا نام نہیں جانتا (اس موقعہ پر عدالت کو توجہ دلائی گئی کہ نام کی صحت کا ذمہ دار وکیل ہے)

(س) کیا عبد الکریم نے آپسے کہا تھا کہ مباہلہ کر لیں

(ج) ہاں۔

(س) آپ نے منظور نہیں کیا تھا۔

(ج) چونکہ اسلام کے خلاف تھا اور قرآن کی شرطوں کے ماتحت نہیں آتا تھا اسلئے منظور نہ کیا

(س) کیا عبد الکریم مباہلہ نامی اخبار چیلنج سے پہلے جاری کیا تھا یا بعد میں۔

(ج) مجھے یاد نہیں۔

(س) آپ نے پیشگوئی کی تھی کہ عبد الکریم اور اس کے ساتھی مرجائینگے

(ج) ہر ایک نے مرنا ہے اس قسم کی پیشگوئی کی کیا ضرورت تھی مجھے یاد نہیں کہ میں نے اسکے مرنے کی پیشگوئی کی ہو

(س) کیا یہ اسوجہ سے آپنے کہا تھا کہ عبد الکریم نے آپکو مباہلہ کے لئے کہا تھا۔

(ج) حوالہ پیش کریں

(س) آپ کو معلوم ہے کہ مباہلہ والوں کے مکان کو آگ لگ گئی تھی۔

(ج) سنا تھا۔ ذاتی علم نہیں۔

(س) اپریل ۳۰ء کے آخر میں آپنے دیکھا تھا کہ مباہلہ والوں کا مکان کھڑا ہے یا جل چکا ہے

(ج) مجھے یاد نہیں

(س) ان کا مکان آپ کے مکان سے کتنی دور ہے۔

(ج) ایک فرلانگ کے قریب ہو گا۔

(س) ۱۹۳۰ء کے بعد سے اب تک پتہ ہے کہ مکان کھڑا ہے۔

(ج) یہ پتہ ہے کہ اب وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے

(عدالت) آپ کو کس طرح معلوم ہے کہ وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے

(ج) اس مکان کے متعلق مجھے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر عبد العزیز صاحب نے بتایا تھا کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ وہ مکان گرا دیا گیا ہے۔ میں نے انھیں کہا مجھے علم نہیں۔ میں نے یہ سنا ہے کہ گر گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ گرا دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ قانون ہے کہ شاملات پر مالک کی اجازت سے جو مکان بناتا ہے۔ جب وہ چھوڑ کر چلا جائے۔ تو وہ زمین مالک کو ملتی ہے۔ اس کے ماتحت میرے ایک بھائی نے جس کے سپرد جائداد کا کام ہے انہیں مکان کے گرنے یا گرائے جانے کے بعد جس کا علم مجھے نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو وہ جگہ دیدی ہے اب وہاں صدر انجمن کا مکان ہے۔

(س) کب سے ہے؟

کیا آپ احمدی ہیں؟
اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ بھول نہ جائیں کہ ۴-۱۱-۱۸-۲۵ اپریل اور ۲ مئی ۱۹۳۵ء کی تاریخوں میں روزہ رکھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے

(ج) شاید ۳۲ء کے آخر یا ۳۴ء کے شروع سے۔
(س) آپ محمد امین سے واقف ہیں۔
(ج) ہاں۔
(س) عبد الکریم اور اس کے بھائی پر محمد امین نے حملہ کیا تھا اور اس پر عبد الکریم نے دعوے کیا تھا۔
(ج) مجھے ذاتی علم اس کے متعلق نہیں۔
(س) یہی محمد امین ۳۱ء میں قتل کیا گیا۔ وہ اپنے ہاتھ سے مرا یا کسی نے اُسے مارا
(ج) مجھے ذاتی علم نہیں۔ میں نے لوگوں سے سنا کہ اس نے ایک شخص پر حملہ کیا۔ اسی میں وہ زخمی ہو کر مر گیا۔
اسپر ایک بجے عدالت لنچ کے لئے برخاست ہوئی

لنچ کے بعد کی کارروائی

لنچ کے بعد سوا دو بجے کارروائی شروع ہوئی
(س) آپکو یاد ہے ۱۲ اکتوبر ۳۴ء کو احراریوں کے فتنہ پر آپنے خطبہ دیا۔ جو الفضل ۱۸ اکتوبر میں چھپا ہے۔
(ج) ہاں
(اس کے متعلق مزید سوال کرنے چاہے۔ عدالت نے کہا۔ یہ حصہ اگزہبٹ ہو چکا ہے۔ ان سوالات کی ضرورت نہیں)
(س) آپ یہ تبلائے کہ آپ کا عقیدہ ہے محمد صاحب آخری نبی ہیں۔
(ج) میرا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔
(س) آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپکے والد مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے۔
(ج) ہاں۔
(س) دوسرے جو مسلمان ہیں۔ وہ اس بات کے خلاف کہتے ہیں۔
(ج) بعض لوگ اختلاف نہیں کرتے۔ ہزارہا دل سے مانتے ہیں۔ مگر ظاہر ہونے کی جرأت نہیں کرتے کہ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ اور دین کے لئے قربانیاں کریں۔
(س) ان کی فہرست آپ کے پاس ہوگی۔
(ج) فہرست نہیں مختلف اوقات میں ایسے لوگ باتیں کرتے ہیں۔
(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے اور بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہیں اور علماء بھی۔
(ج) بہت سے ایسے لوگ ہیں جو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔
(س) جمعیتہ العلماء دہلی والے مخالف ہیں یا نہیں۔
(ج) مخالف ہیں۔
(س) فرنگی محل والے بھی مخالف ہیں؟
(ج) ہاں۔
(س) جمعیتہ العلماء سہارنپور والے
(ج) مجھے معلوم نہیں کہ سہارنپور میں کوئی جمعیتہ العلماء ہے
(س) بریلی والے
(ج) اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔ وہاں ہمارے بھی آدمی ہیں۔
(س) وہاں کے علماء۔
(ج) ان کا نام لیں۔
(س) دیوبند کے علماء
(ج) ہاں مخالف ہیں مگر موجودہ علماء۔ ان کے بانی مولوی محمد قاسم صاحب اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں
(س) کیا یہ لوگ اس بات کی وجہ سے مخالف

ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا مرزا صاحب انکو سخت الفاظ کہتے رہتے۔ اور وہ ان کو کہتے رہے۔
(ج) یہ حقیقت نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے پہلے برا بھلا کہا۔ حضرت مرزا صاحب نے ان کو جواب دیا اور ان کے اعتراضوں کو رد کیا
(س) آپ یہ مانتے ہیں کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مانتا ہے کہ محمد صاحب کی خاطر جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔
(ج) ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنی جانوں سے کیا سب چیزوں سے زیادہ عزیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں دوسرے مسلمانوں کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔
(س) دوسرے مسلمانوں کے متعلق پتہ ہے کہ محمد صاحب کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے
(ج) کچھ ایسے بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو درست عقیدہ رکھتے ہیں۔
(س) کیا یہ درست ہے کہ آپ محمد صاحب صلعم کی عزت برقرار رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔
(ج) بے شک میں برداشت نہیں کروں گا۔ کہ کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ لڑائی کرنے لگ پڑوں گا۔ بلکہ میرے جذبات کو ٹھیس پہونچے گی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی برا کہے گا
(س) جو یہ کہے کہ میں اسلام میں داخل ہوں۔ مگر محمد صاحب کو آخری نبی نہیں مانتا۔ اور تمام رسولوں سے بڑھ کر نہیں مانتا۔ اسے آپ کیا سمجھتے ہیں۔
(ج) میرے نزدیک مسلمان ہو کر جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے وہ غلطی کرتا اور اسلام کے خلاف کہتا ہے۔ اور میرے نزدیک جو مسلمان یہ تسلیم نہیں کرتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت قیامت تک جاری ہے۔ بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ آپ کی نبوت ختم ہو کر اور نبوت کی ضرورت ہے وہ غلطی کرتا ہے
(س) آپنے ایک طرف تو کہا کہ جو مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ محمد صاحب آخری نبی نہ تھے۔ اور دوسرے انبیاء سے

(نوٹ از رپورٹر) اس طرز سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار لینا دوسرے وکلاء نے بھی برا محسوس کیا۔ کہ مسلمان وکیل اسطرح نام لیتا ہے۔

بڑھ کر نہیں مانتا وہ غلطی کرتا ہے۔ دوسری طرف کہتے ہو جو نبوت ختم سمجھتا ہے۔ وہ اسلام کے خلاف کرتا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔
(ج) آخر اسے کہتے ہیں جو بعد میں آئے۔ جو اندر ہی ہو وہ بعد نہیں کہلاتا۔
(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صاحب کے بعد نبی آ سکتا ہے۔ مگر دوسرے مسلمان کہتے ہیں کوئی نبی نہیں آ سکتا۔
(ج) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تابع ہے وہ بعد نہیں۔ اور یہ درست نہیں کہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق آپنے فرمایا کہ آدھا دین ان سے سیکھو۔ وہ فرماتی ہیں

قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ

(مجمع البحار تکملہ) کہ بے شک یہ تو کہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ ایسا کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر بہت سے صحابہ کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔
(س) میں نے صحابہ کے متعلق نہیں پوچھا۔
(ج) میں صحابہ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ صحابہ مسلمان تھے۔ اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو ہم یہ مانتے ہیں کہ آپ کے ماتحت آپ کی شریعت قائم کرنے کے لیئے نبی ..... آ سکتا ہے۔ دوسرے سارے مسلمان اس کا انکار نہیں کرتے۔ ان میں بھی ایسے ہیں جو اس بات کو مانتے ہیں
(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں اختلاف کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ وہ محمد صاحب کے بعد کسی نبی کو نہیں مانتے۔ مگر آپ مانتے ہیں
(ج) یہ نہیں۔ اس لئے کہ یہی بات جب دوسری جگہ دیکھتے ہیں تو ہماری مخالفت کرنے والے وہاں ناراض نہیں ہوتے۔ ہمارے خلاف عوام میں شورش پیدا کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں۔
(س) آپ کے نزدیک ان کے اختلاف کی وجہ کیا ہے
(ج) یہ ان سے پوچھیں۔
(س) آپ کی پارٹی کا آپکے والد صاحب کے زمانہ میں بھی اور اب بھی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ یہی جھگڑا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں وہ نہیں مانتے۔
(ج) میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔
(س) آپ مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعد ان کی جماعت کی دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک لاہور کی پارٹی اور ایک قادیان کی۔
(ج) ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے بعد دو پارٹیاں ہو گئیں۔
(س) آپ دوسرے خلیفہ ہیں۔
(ج) ہاں۔
(س) اگر کوئی کہے کہ میرا رتبہ محمد صاحب سے بڑھ کر ہے تو آپ اس کے متعلق کیا کہیں گے۔
(ج) میں کہہ چکا ہوں کہ جو یہ کہتا ہے غلطی کرتا ہے
(س) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لاہوری جماعت کے لوگوں کو آپ سے اصولی اختلاف یہی ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی سمجھتے ہیں۔

سات دن روزے
اور
چالیس یوم دعائیں

جو قوم اپنی کمزوری۔ اپنی قلت اور اپنی کمی اسباب کی خود معترف ہو۔ جن کے خلاف زمین کے بندے مکر منصوبے کریں۔ اور حکومت کے بدخواہ ملازم ان منصوبوں میں شامل ہو جائیں۔ اس قوم کے لئے ایک اور صرف ایک ہی راہ ہے کہ وہ **خدا کے حضور گر جائے۔**
اس لحاظ سے
آج دنیا میں صرف ایک ایسی جماعت ہماری ہی جماعت ہے جس کے دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس لئے **حضرت امیر المومنین** نے ہمارے لئے
سات روزے اور چالیس یوم دعا کے لیئے مقرر فرمائے ہیں

(ج) میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے ذاتی عداوت اختلاف کی اصل ذمہ وار ہے

(س) حقیقۃ الوحی ص۸۹ پر لکھا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اُترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

(ج) یہ ٹھیک ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ کہنے والا اپنا رتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا قرار دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

جس کا یہ مطلب ہے کہ میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ اسیطرح سینکڑوں جگہ آپنے لکھا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں ایک منٹ بھی ان سے جدا ہونا میرے لئے موت ہے پھر آپ فرماتے ہیں کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم. فتبارک من علم وتعلم۔ یعنی ہر برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ اور وہ بڑا مبارک ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی یعنی میں خود۔ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام بزرگوں سے آپ کا درجہ بڑا تھا۔

(س) آپ اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ تمام دنیا کو دشمن سمجھے۔

(ج) میرے الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک سب دنیا سے ہوشیار نہ رہے۔

(س) میں کہتا ہوں کہ آپنے کہا سب کو دشمن سمجھو۔

(ج) فقرہ دکھائیں۔

(س) کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو نبی ہوتا ہے وہ عام انسانوں سے اخلاق میں بہت بڑھ کر ہوتا ہے

(ج) اسوقت کے عام مسلمانوں میں سے ایک حصہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبیوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور مسلمانوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں.

(س) کیا آپکے نزدیک نبی اخلاقی طور پر دوسروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

(ج) ہماری جماعت کا بے شک یہ عقیدہ ہے کہ نبی کی زندگی کامل ہوتی ہے اور اپنے زمانہ کے لوگوں سے ہر اخلاقی مذہبی حالت اس کی مکمل ہوتی ہے

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ جو نبی ہوتے ہیں ان کی سادہ زندگی ہوتی ہے۔ وہ عیش و آرام نہیں کرتے مصیبتیں جھیلتے ہیں

(ج) سادہ زندگی نسبتی امر ہے۔ حضرت سلیمان نے گھوڑے رکھے ہوئے تھے۔ قلعہ بناتے تھے۔ دیگیں چڑھاتے تھے۔ ایک عورت کے لئے اعلیٰ قیمتی تخت بنوایا۔ حالانکہ وہ نبی تھے۔ سادہ زندگی نسبتی لحاظ سے ہوتی ہے۔ یعنی ایسی زندگی بسر کرنا جو نبی کی ضرورت کے مطابق نہ ہو یا ایسی زندگی جس کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر بُرا پڑے وہ نبی کی نہیں ہو سکتی۔

(س) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سادہ زندگی بسر کرتے تھے

(ج) آپ کی زندگی بھی مقابلہ کے لحاظ سے سادہ تھی۔ ورنہ آپکے پاس گھوڑے تھے۔ اور کئی صحابہ کے پاس نہ تھے۔

(س) کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی کھاتے تھے

(ج) کبھی کبھی کھاتے تھے۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپکے پاس کپڑا نہ ہوتا تھا۔ اور چٹائی پر ننگے بدن سوتے۔

(ج) کبھی ایسا بھی ہوتا مگر کبھی حدیثوں میں آتا ہے کہ آپکے پاس ایک سے زیادہ لباس بھی ہوتا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ محمد صاحب کی زندگی کو کامل نمونہ سمجھتے ہیں۔

(ج) یقیناً جن حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کام کیا۔ ان حالات میں وہی کام سب سے افضل ہے

(س) یہ ٹھیک ہے کہ نبی کے شایاں شان نہیں کہ سوا خدا کے کسی اور سے ڈرے۔

(ج) یہ ٹھیک ہے کہ نبی خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

(س) کیا بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کو بڑا ناز ہے کہ آپنے انگریزوں کی بڑی خدمت کی۔

(اس موقع پر سرکاری وکیل نے کہا کہ آپ ناز کا لفظ استعمال نہ کیجئے کہ یہ اچھا لفظ نہیں۔)

(ج) بانی سلسلہ احمدیہ۔ مجھے اور جماعت کو اس بات پر فخر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا کسی کی خوشامد نہیں کی۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار کیا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فخر ہے کہ میں نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

(س) یہ آپ کو معلوم ہے کہ جہاد مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے

(ج) آپ تشریح کریں کہ آپ جہاد کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔

(س) کتاب تریاق القلوب مرزا صاحب کی کتاب ہے

(ج) ہاں۔

(س) انگریزوں کے متعلق کیا یہ درست ہے کہ آپ کو ہمیشہ ان سے فائدے ہوئے۔

(ج) مجھے یا جماعت کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ہم ان کے انصاف کی قدر کرتے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔

(س) اگر کسی کو کوئی کتا کہے یا کوئی اور لفظ۔ تو کیا یہ درست ہے۔

(ج) بطور گالی کے ایسے لفظ کا استعمال درست نہیں

(س) کہتے ہیں ایک صفت وفاداری کی بھی ہے۔ اگر کوئی اس صفت کی وجہ سے کسی کو کتا کہے۔ تو یہ درست ہوگا

(ج) نہیں یہ لفظ صفت کے اظہار کے لیے اسوقت درست ہوگا جبکہ کسی کی برائی کا اظہار مدنظر ہو اور اسوقت جائز ہوگا جبکہ ایسے شخص کے متعلق ایسا لفظ استعمال کیا جائے۔ جو خود ایسے الفاظ استعمال کر چکا ہو۔ یعنی صرف اس صورت میں جائز ہوگا کہ صفت کے طور پر استعمال کرنا۔ جبکہ اس کا موصوف اس سے زیادہ سخت الفاظ کتا کہنے والے کے متعلق استعمال کر چکا ہو۔

(س) یہ ٹھیک ہے کہ مرزا صاحب نے بڑے سخت الفاظ مسلمانوں کو کہے۔

(ج) کبھی جواب کے سوا نہیں کہے اور جوابی طور پر ان سے کم سخت الفاظ کہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق جنہوں نے پہلے سے زیادہ سخت الفاظ آپکے متعلق استعمال کیئے۔

(س) انجام آتھم مرزا صاحب کی کتاب ہے

(ج) ہاں

(س) اس کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہوا ہے کہ اے بدذات فرقہ مولویاں۔

(ج) جواب میں کہا ہے اور جن کو کہا ہے جنہوں نے اس سے بہت زیادہ سخت الفاظ کہے۔

(س) اگر مجھے کوئی گالی دے اور میں جواب میں گالی دوں تو یہ بُرا نہیں

(ج) میرا مذہب اسلام کہتا ہے کہ اگر حد سے بڑھنے والے کو تنبیہ کے طور پر جواباً کوئی نسبتاً کم سخت سخت لفظ کہا جائے تو جائز ہے۔ گالی نہیں۔ کیونکہ گالی جھوٹ ہوتا ہے۔

(س) جو دوسرے مسلمان ہیں کیا آپ کی جماعت کے لوگ ان کو نہ لڑکیاں دیتے اور نہ ان کی لڑکیاں لیتے ہیں۔

(ج) ہم لڑکیاں دیتے نہیں لے لیتے ہیں۔ سوائے تین چار سال کے کہ ہماری جماعت میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اس لئے اپنے اندر رشتے کرنے کے لئے عارضی طور پر ایک مدت مقرر کر دی ہے۔ کہ دوسروں کی لڑکیاں نہ لی جائیں۔

(س) اگر کوئی مر جائے۔ اور وہ احمدی نہ ہو تو کیا آپ اس کے جنازہ پر جائیں گے۔

(ج) جنازہ پر جائینگے۔ دفن کرینگے۔ مگر جنازہ نہیں پڑھینگے۔

(س) جو احمدی نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھینگے یا نہیں

(ج) نہیں

(س) جو احمدی نہیں وہ آپکے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟

(ج) یہ وہ بتا سکتا ہے۔ کوئی میرے پیچھے نماز پڑھے مجھے اس سے کیا میں نے کبھی کسی کو روکا نہیں

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں حکم ہے کہ تبلیغ کرو۔

(ج) ہاں۔

(س) تبلیغ کا کام آپ شد و مد سے کرتے ہیں آپنے یوم التبلیغ مقرر کیا ہوا ہے

(ج) ہاں یہ ٹھیک ہے

(س) آپ سمجھتے ہیں تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا حق ہے

(ج) دنیا کے ہر شخص کا خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو حق ہے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ مسلمانوں کی کیا شرط ہے۔

(س) یہ بھی ٹھیک ہے کہ تبلیغ کرتے وقت سخت الفاظ نہ کہے۔

(ج) اس شرط کے ساتھ جو پہلے بیان کر چکا ہوں

(س) انوار الاسلام مرزا صاحب کی کتاب ہے

(ج) ہاں۔

جذب نصرت الٰہیہ کا طریق

ہماری جماعت جو اسوقت دشمنانِ حق کے نرغے میں گھری ہوئی ہے اور اس کے لئے دنیا کے سب اسباب بیکار ثابت ہو رہے ہیں۔ اس جنگ میں جماعت کی علاج کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم نصرت الٰہیہ کو جذب کریں اور وہ روزوں اور دعاؤں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر کون احمدی ہے جو اس دروازے کی طرف نہیں دوڑے گا۔ حضرت امیر المومنین نے اس کے لئے سات جمعراتوں کے روزے مقرر کئے ہیں

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ ان ایام کو خدا کے حضور رونے اور تضرع میں صرف کرے۔

(س) کئی آدمی ایسے ہیں جو پہلے آپ کے ساتھ شامل تھے پھر احمدوں کے ساتھ جا شامل ہوئے۔

(ج) ہر سال چار پانچ چھ ہزار مرد میری جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور جانے والے سال میں دو چار ہوتے ہونگے اور کبھی نہیں بھی ہونگے۔

(س) جب قادیان میں احرار کانفرنس ہوئی تو آپ نے بُرا مانا۔ اس وجہ سے کہ آپ کے آدمی اس میں شامل نہ ہو جائیں

(ج) میں اسوجہ سے کسطرح بُرا مان سکتا تھا۔ جب کہ ہماری جماعت کے متعلق گورنمنٹ کا آرڈر تھا کہ وہاں کوئی نہ جائے۔ میں نے تو شکوہ کیا تھا کہ کانفرنس اگر ہمارے لئے کی گئی تھی۔ تو ہمیں جانے سے کیوں روکتے تھے۔ اور کیوں نہ جانے دیا۔

(س) سید اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کہلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے

(ج) جنب۔ ایک سید اپنے متعلق نواسے کا لفظ فخراً استعمال کرتے ہیں۔ باقی نہیں۔ ہاں یوں تو سارے سید رسول کریم صلی اللہ وسلم کی صاجزادی کی اولاد ہیں

(س) آپ کو معلوم ہے کہ احرار کے پاس کچھ سرمایہ ہے۔

(ج) مجھے کیا پتہ ہے۔

(س) آپ کے پاس قادیان میں انصاف کا محکمہ ہے

(ج) انصاف کے محکمہ سے آپکی کیا مراد ہے

(س) جہاں جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے

(ج) ایسے جھگڑے جو قابل دست اندازی پولیس نہیں ہوتے ہمارے پاس آجائیں۔ تو ان کے لئے فیصلہ کرنے والے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ طے کر دیں۔ اور جو پولیس کی دست اندازی کے قابل ہوں۔ ان کے متعلق کہدیا جاتا ہے۔ پولیس میں لے جائیں۔

(س) اس کے لیئے کوئی محکمہ قائم کیا ہوا ہے۔

(ج) ہاں محکمہ قضا ہے

(س) اس میں دیوانی مقدمات بھی کیئے جاتے ہیں۔

(ج) ہاں مالی معاملات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مگر ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے۔

(س) آپ کے اس محکمہ میں کوئی شکایت کرنی ہو تو اس کے لئے کوئی کاغذ مقرر کیا ہوا ہے

(ج) مجھے اس کا علم نہیں۔ مجھے جہاں تک علم ہے ایسا نہیں ہے۔ یہ محکمہ قضا کو علم ہوگا۔

(س) ایک کاغذ دکھا کر وانس کل کا کاغذ آپنے دیکھا ہوا ہے یہ لوکل انجمن احمدیہ کا ہے

(ج) میرے سامنے یہ کبھی نہیں آیا۔ میں آج پہلی دفعہ اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس کا محکمہ قضا سے واسطہ نہیں یہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہے اور لوکل انجمن الگ ہے اور مرکزی انجمن الگ

(س) آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ یہ کاغذ ایک آنہ کو بکتا ہے

(ج) نہیں۔

(س) مرزا بشیر احمد صاحب آپ کے کیا لگتے ہیں۔

(ج) میرے بھائی ہیں۔

(س) آپنے یہ بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ احمدی آپس میں تجارت کریں۔ دوسرے مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں سے نہ کی جائے۔

(ج) ایک دفعہ بعض لوگوں نے شکایت کی تھی کہ ہندو بازار میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس پر میں نے کہا تھا کہ جو لوگ مخالفین کی باتیں برداشت نہ کر سکیں۔ اور انھیں ان سے خوف ہو وہ وہاں نہ جائیں۔ اور آپس میں لین دین کریں لیکن جو لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں وہ بے شک ان سے سودا لیں۔ اس میں بعض نے پہلا اقرار کیا بعض نے دوسرا۔ ورنہ میرا حکم نہیں ہے کہ ہندوؤں یا سکھوں یا عیسائیوں سے نہ خریدیں۔ چنانچہ لوگ سودا نہیں خریدتے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو اس اقرار سے باہر رہے اور خریدتے ہیں۔ لیکن یہ بھی صرف قادیان میں ہے۔ باہر کے لئے نہیں۔ میں خود قادیان کے باہر سے بہت کل سے سودا خریدتا ہوں۔ کچھ ہندو قادیان کے بھی ہیں جن سے یہ اقرار کرنے والے بھی خریدتے ہیں مثلاً لالہ کنہیا شاہ صاحب

(س) اللہ دتا میراسی قادیان کو آپ جانتے ہیں

(ج) نہیں۔

(س) مرزا مہتاب بیگ کو جانتے ہیں

(ج) ہاں۔

(س) کیا کام کرتے ہیں۔

(ج) درزی کا۔

احمدی کا ورد زبان

اور دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(س) چودھری حاکم علی کو جانتے ہیں

(ج) جانتا ہوں۔

(س) قادیان میں آپکے وزیر خارجہ وزیر عامہ بھی ہے

(ج) میرا کوئی وزیر قادیان میں یا اور کہیں نہیں

(س) آپنے جو کام کرنا ہو خود کرتے ہیں۔

(ج) ہمارا انتظام یہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف محکموں کے افسر مقرر ہیں۔ ان کو ناظر کہتے ہیں۔ ان کو مقرر میں کرتا ہوں۔ اور وہ جواب دہ قانونی طور پر صدر انجمن کے آگے ہوتے ہیں۔ اور اپنے صیغہ کے آخری ذمہ وار ہوتے ہیں۔ صدر انجمن انتظامی جماعت ہے۔ ناظروں کو میں اس لئے مقرر کرتا ہوں کہ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے میں دیکھ لوں جو مقرر ہوئے وہ ہماری منشا کو پورا کرنے والے اور موزوں ہیں۔

(س) آپ نے احمدیہ کور بنائی ہے۔

(ج) صدر انجمن کے انتظام کے ماتحت بنی تھی۔ اب مجھے اس کے متعلق علم نہیں۔

(س) کب سے نہیں

(ج) دو ڈیڑھ سال سے۔ اس کا کوئی کام میرے سامنے نہیں آیا۔ اور میں نے سنا نہیں کہ اس نے کوئی کام کیا۔

(س) آپنے آدمی مقرر کیا نشانہ سکھانے کے لئے۔

(ج) اس کا صدر انجمن سے تعلق ہے مجھے معلوم نہیں اب ایسا انتظام ہے یا نہیں مجھے علم نہیں کہ پہلے اس قسم کا انتظام تھا جیسے سکاؤٹ وغیرہ کا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ جلسوں وغیرہ کا انتظام کریں۔ مجھے دو سال سے اس کے متعلق علم نہیں اب یہ انتظام ہے یا نہیں۔

(س) عورتوں کو بھی نشانہ وغیرہ سکھایا جاتا ہے

(ج) میں نے اپنی بیویوں سے بعض اوقات بندوق چلوائی ہے۔ اور جس گھر میں بندوق ہو اس کی عورتیں کبھی چلا لیتی ہیں یوں عورتوں کے لئے اس قسم کا کوئی انتظام نہیں۔

(س) نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے اور غلام نبی بھی

(ج) میں ان کو جانتا ہوں نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے سکول میں۔ اور غلام نبی چوکیداروں کا دفعدار ہے

(س) یہ ٹھیک ہے کہ آپنے اپنی جماعت کو کہا کہ فوجی تعلیم سیکھو۔

(ج) فوجی تعلیم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا یہ کہ فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔

(س) نہیں نشانہ وغیرہ سیکھو۔ بندوقیں رکھو

(ج) میں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ جن کو لائسنس مل سکتے ہیں ان کو بندوقیں لینی چاہئیں اور چلانی سیکھنی چاہئیں

(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام دنیا کو فتح کر لیں گے

(ج) ہر مذہب والے کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ سچائی اس کے پاس ہے وہ دنیا کو اپنا ہم خیال بنائے گا ہمارے پاس سچائی ہے۔ ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک وقت سب دنیا ہمارے مذہب میں داخل ہو جائے گی۔

(س) آپ کو یاد ہے ملائکۃ اللہ آپ کی کتاب ہے

(ج) یہ میرا لیکچر ہے۔

(س) اس میں آپنے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ زار روس کا سونٹا چھین کر مجھ کو دیا گیا۔

(ج) یہ میرا الہام نہیں

(عدالت کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے کارروائی بند کی گئی اور بیان سننے کے بعد حضرت امیر المومنین نے لکھایا)

مجھے بعد میں محمد علی صاحب کی وصیت متعلق یاد آیا کہ ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ چونکہ وفات کے وقت ان کا قرضہ ان کے مال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن ان کی زندگی میں انجمن ان کی وصیت منظور کر چکی ہے اس لئے بہشتی مقبرہ میں ان کو دفن کیا جائے

اس کے بعد پانچ بجے کے قریب حضور کچہری سے واپس تشریف لے آئے۔

۲۵ مارچ کی کارروائی

کارروائی ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر شروع ہوئی:۔

یہ عام قاعدہ نہیں ہے کہ جس کا قرضہ جائداد سے زیادہ ہو۔ اور اس نے وصیت کرائی ہوئی ہو۔ اس کے ترکہ میں سے کچھ نہ لیا جائے۔

بعض اوقات کسی کی وصیت صدر انجمن منسوخ بھی کر دیتی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ محمد علی صاحب نے اسوقت وصیت نہ کی تھی۔ جبکہ وہ جیل میں تھے۔ بلکہ دیر کی کی ہوئی تھی۔ میرے سامنے محمد علی صاحب کی وصیت منظوری کے لئے پیش نہ ہوئی تھی۔ نہ کوئی اور پیش ہوئی ہے۔ میں نے محمد علی صاحب کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا تھا۔ مجھے ذاتی علم نہیں کہ جماعت نے اسکے مقدمہ کی پیروی کی۔ میں نے سنا ہے کہ کی۔ مرزا عبد الحق صاحب وکیل۔ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر۔ پیر اکبر علی صاحب ایڈوکیٹ جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ میری جماعت کے ہیں۔ مولوی فضل الدین صاحب نے اس کا ذکر مجھ سے کیا۔ پیر

اکبر علی صاحب نے مجھے یاد نہیں کہ کہا ہو۔ میں نے سنا ضرور تھا کہ انھوں نے پیروی کی۔ مولوی فضل الدین صاحب کا عہدہ مشیر قانونی کا ہے۔ مرزا عبدالحق صاحب کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ اسوقت جماعت احمدیہ گورداسپور کے امیر تھے۔ اسوقت وہ جماعت احمدیہ گورداسپور کے پریذیڈنٹ ہیں

محمد علی صاحب کو سشن کورٹ میں موت کی سزا ہوئی تھی۔ مجھے یہ ذاتی علم نہیں ہے کہ میری جماعت نے ان کی ہائیکورٹ کی اپیل کے لئے چندہ کیا تھا میرا خیال ہے کہ پریوی کونسل میں اپیل نہیں کی گئی تھی۔ یہ یاد ہے کہ کسی نے گورنر سے رحم کی درخواست کی تھی۔ یہ معلوم نہیں۔ کس شخص کے نام پر وہ اپیل تھی۔ محمد علی صاحب صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔

یہ مجھے معلوم نہیں کہ محمد علی صاحب واقعہ قتل سے کتنا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے۔ قادیان میں مجلس شوریٰ ہوئی تھی۔ جس میں بہت سے لوگ باہر کی جماعتوں کے آئے تھے اسمیں محمد علی صاحب بھی آئے تھے میں نے اس واقعہ قتل سے ۲۰-۲۲ روز قبل پبلک میں جو کچھ کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مباہلہ والوں پر خدا تعالیٰ کا عذاب آسمان سے آئے گا۔ وہ خدا کی گرفت میں آئینگے۔ نہ کہ انسانی عذاب میں۔

"الفضل" یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں مباہلہ والوں کے متعلق جو ذکر ہے۔ وہ میری تقریر کا حصہ ہے اور درست ہے۔

جب محمد علی صاحب جیل میں تھے۔ تو مجھے اتنا یاد ہے کہ ان کا ایک خط میرے پاس آیا تھا۔ جس میں انھوں نے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ مجھ سے یہ فعل احمدیت کی تعلیم کی ناواقفیت کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ اب میں نے سلسلہ کی کتابیں پڑھی ہیں اور مجھے اپنی غلطی کا علم ہوا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں۔ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ میری غلطی معاف کر دے۔

وہ چٹھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ اسپر تین چار سال گزر چکے ہیں البتہ میں نے اس کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں کیا تھا اگر موقع ملے تو پیش کر سکتا ہوں۔

مولوی شیر علی صاحب صیغہ تالیف و تصنیف کے ناظر ہیں۔ اپنی عدم موجودگی میں بعض اوقات میں نے ان کو قادیان کی جماعت کا امیر مقرر کیا۔

(اس موقعہ پر ملزم کے وکیل نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے کورٹ میں موجود ہونے پر اسلئے اعتراض پیش کیا کہ ان کو بھی گواہ کے طور پر پیش کرنا ہے۔ مگر عدالت نے اس بنا پر اس اعتراض کو رد کر دیا کہ سرکاری وکیل کو ان کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں)

۸ / جولائی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جو خطبہ چھپا ہے وہ میرا ہے۔ اور یہی وہ خطبہ ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا پیش کر سکتا ہوں۔

میں اس مسلمان کو جہنمی جانتا ہوں جو دیدہ دانستہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔ اور پھر توبہ نہ کرے۔ توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی غلطی کا اقرار کرے۔ اسے گناہ سمجھے اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرے

(س) آپ اس مسلمان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں یعنی اسے مسلمان مانتے ہیں یا کافر۔ جو کہ خدا تعالیٰ کو ایک مانتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا آخری اور سچا پیغمبر جانتا ہو۔ اور قرآن کو خدا کی سچی اور الہامی کتاب مانتا ہو۔ نماز پڑھتا ہو۔ مرزا غلام احمد صاحب کو برا نہ کہتا ہو۔ مگر ان کو نبی بھی نہ مانتا ہو۔

(جواب) میرا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب خدا کے بھیجے ہوئے رسول اور قرآن کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہیں۔ اسلئے یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص سمجھ کر خدا تعالیٰ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان رکھتا ہو۔ اور پھر حضرت مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے۔

جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔ قرآن کریم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر غور نہیں کرتا۔ اور ان تینوں امور کے باوجود حضرت مرزا صاحب کی باتوں کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

اگر کسی شخص میں وہ ساری شرائط پائی جاتی ہیں۔ جو اسلام میں مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ تو وہ مسلمان ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے۔ قرآن کریم کے ماننے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہو گا۔

حضرت مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والوں میں

اپریل کی جمعراتیں

۴ - ۱۱ - ۱۸ — ۲۵

کو ہونگی۔ اور یہ دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ کے حکم کے ماتحت **روزوں اور دعاؤں کے دن ہیں**

ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو مسلمان ہوں۔ اور ایسے بھی جو کافر ہوں۔ میں اس شخص کو مسلمان سمجھتا ہوں جو یہ یقین رکھتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ گو یہ کہے کہ میں ان کی تحریروں میں جو نبی کا لفظ آیا ہے۔ اس کے معنی حقیقی نبی نہیں کرتا نبی کے سوا دوسروں کا ہر الہام قطعی اور کامل نہیں ہو سکتا۔

قادیان میں جو احرار کانفرنس ہوئی اس کا مقصد احمدی عقائد کے خلاف تبلیغ کرنا نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر یہ غرض ہوتی تو حکومت احمدیوں کو وہاں جانے سے نہ روکتی میرے نزدیک اس کا صرف احمدیت کے خلاف تبلیغ کرنا مقصد نہیں تھا۔

قادیان میں غیر احمدی بھی ہیں۔ احرار کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں وہ میں نے کانفرنس کے بعد اخبار احسان اور زمیندار میں پڑھیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کے خلاف گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی نہیں کی۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ احمدی اخباروں نے تقریروں کے خلاف پروٹسٹ کیا مگر گورنمنٹ کوئی خط نہیں لکھا گیا۔

میں اپنی جماعت میں داخل ہونے کی وجہ سے کسی کو حرامی نہیں کہتا اس بنا پر حضرت مرزا صاحب نے کسی کو حرامی نہیں کہا۔

ذریۃ البغایا کے معنی ہیں بے وفا لوگوں کے طریق پر چلنے والے۔ یا بے وفا عورتوں کے طریق پر چلنے والے لوگ۔ بے وفا عورتیں ....
یا جماعتیں بھی اس کے معنی ہیں۔

بغایا کے معنی بدکار عورت کے بھی ہیں۔ بغایا جمع ہے ممکن ہے بغیر معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہو۔ مگر لغت دیکھے بغیر اس کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔

میرے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مرزا صاحب کے آنے تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ سچ ہے کہ اس عرصہ میں بعض نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر میرے عقیدہ کی رو سے ان کا دعویٰ غلط ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والے غلطی پر تھے۔

قادیان میں جو احمدی پٹھان رہتے ہیں میرے نزدیک وہ شریف آدمی ہیں۔ ان سے مجھے حملہ کرنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں بغیر حوالہ دیکھے نہیں کہہ سکتا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو لاہوری فریق کے امیر ہیں۔ کوئی شکایت کی کہ پٹھان مجھے نہ مار دیں۔

میں اپنی جماعت کے جس آدمی پر اس کی کسی غلطی کی وجہ سے ناراض ہوں اس کا گھر بار ضبط نہیں کیا کرتا۔ بعض ایسے لوگ جن کے اخلاقی جرم اور ناپسندیدہ حرکات کا بچوں پر برا اثر پڑتا ہو۔ اور وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان سے میں خواہش کرتا ہوں کہ قادیان سے چلے جائیں۔ ان میں سے بعض جو نہیں مانتے وہ نہیں بھی جاتے۔

میں خان کابلی کو جانتا ہوں۔ اس کے متعلق اپنی جماعت کے کارکنوں میں سے کسی نے مجھ سے دریافت کیا کہ وہ ناپسندیدہ حرکات کرتا ہے کیا کیا جائے تو میں نے خواہش کی کہ وہ قادیان سے باہر چلا جائے۔

عدالت:۔ وہ قادیان سے چلا گیا تھا۔

(ج:) ہاں۔

میں نے اسکے رشتہ داروں سے کہا تھا کہ جب تک وہ اصلاح نہ کرے وہ قادیان نہ آئے

اس موقع پر ایک تحریر پیش کی گئی جس کے متعلق فرمایا:۔

یہ خط میرا ہی معلوم ہوتا ہے۔ گو اس کی سیاہی وہ نہیں جو میں عام طور پر استعمال کیا کرتا ہوں۔ اس میں وہ مضمون ہے جو میں نے ایک چٹھی میں لکھا تھا۔

میں محفوظ الحق علمی کو جانتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ اسے نکالا گیا تھا۔ اس کے خلاف شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اس لئے سلسلہ کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ کچھ دن رہا اور پھر چلا گیا۔

میں محمد اسمٰعیل ولد حکیم قطب الدین صاحب کو جانتا ہوں اسکو جماعت احمدیہ سے نکالا گیا ہے۔ ہمارا محکمہ جو امور عامہ ہے اس نے میرے ایک قانون کی بنا پر اسے نکالا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے ماں باپ اور بہن کو جو احمدی ہیں۔ اس سے تعلقات نہیں رکھنے چاہیئے تھے۔

شاہ عالم کو بھی جماعت سے نکالا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ قادیان سے باہر نہیں گیا۔ نہ محمد اسمٰعیل باہر گیا مجھے یاد نہیں کہ گل نور کو جماعت سے خارج کیا گیا ہو۔ وہ اب قادیان میں ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ابراہیم علی کو بید مارے گئے۔ بید مارنے کی سزا ہم کسی کو نہیں دیتے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے سکولوں میں سزا ملتی ہے۔ ہاتھوں پر سوٹیاں ماری گئی ہوں۔

میں عبدالسلام ولد ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو جانتا ہوں مجھے یہ یاد ہے کہ اس کے لئے کوئی سزا تجویز کی گئی تھی۔ یہ یاد نہیں کہ وہ سزا کیا تھی۔ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا لیکن بہت ممکن ہے کہ اس کے باپ کو کہا گیا ہو۔ کہ وہ اسے لڑکے کی والدہ اس کو منع کرتی ہے کہ جو سزا اس کی

اصلاح کے لئے تجویز کی گئی ہے وہ نہ لے تو آپ اس سے تعلق نہ رکھیں۔

یادتازہ کئے بغیر نہیں کہہ سکتا۔ کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو اس لئے ۲۵ روپے جرمانہ کیا گیا کہ تمہارا لڑکا سزا نہیں پاتا۔ اور تم سزا دلانے کے لئے تیار نہیں۔

جس کو اخراج کی سزا ملی ہو۔ اس سے تعلقات نہ رکھنے کے لئے کہنا میرا کام نہیں۔ ایسے امور امور عامہ کے متعلق ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ناظر امور عامہ نے دوسری عورتوں کو ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی عورت سے نہ ملنے کا حکم دیا۔ قادیان سے کسی کو چلے جانے کے لئے کہنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ آگے اس کے نتیجہ میں جو تفصیلات پیدا ہوں۔ وہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

میں عبدالکریم صاحب کو جانتا ہوں۔ ان کے لڑکے عبدالعزیز کے متعلق مجھے یاد ہے کہ اسے جماعت سے خارج کیا گیا تھا یا قادیان سے چلے جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ عبدالکریم کی لڑکی آمنہ کے متعلق مجھے یاد نہیں

(اس پر عدالت ایک بجے لنچ کے لئے بند ہوئی)

لنچ کے بعد کا بیان

۱۷ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کے الفضل میں جو خطبہ ہے اس میں آمنہ کے متعلق جو حوالہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست ہے خطوط کے متعلق اس خطبہ میں جو حوالہ ہے وہ بھی درست ہے۔ شیخ فتح محمد صاحب مینیجر سٹور قادیان کو بھی جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ وہ کچھ عرصہ جماعت سے نکالے جانے پر بھی قادیان رہے پھر چلے گئے۔

میں خواجہ اعجاز علی شاہ کو جانتا ہوں۔ یہ یاد نہیں کہ جن کو جماعت سے نکالا گیا تھا۔ اور نہ یہ یاد ہے کہ کسی جماعت کے آدمی نے ان کو کلہاڑی سے مارا تھا۔ عبدالعزیز۔ ابراہیم علی۔ عبداللہ ولد نوردین میں سے کسی کی قادیان میں جائداد نہیں۔ شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق میں کہہ نہیں سکتا کہ ان کی جائداد ہے یا نہیں۔ ان کی جائداد ضبط نہیں کی جاتی۔ اور نہ ہم قانوناً کر سکتے ہیں جن کو جماعت سے خارج کیا جائے۔

عبدالکریم مباہلہ والے کا جہاں مکان تھا۔ وہ جگہ میرے بھائی نے واجب الارض قادیان کی زیر دفعہ ۸ حاصل کی تھی اور صدر انجمن کو دی تھی۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جائداد جو غیر کے قابض اور غیر مالک کی ہو۔ جس نے اس میں رہائش ترک کر دی ہو۔ بغیر قبضہ چھوڑے۔ اس جائداد پر مالک قابض ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کے متعلق مجھے قانون کی واقفیت نہیں اس بارہ میں وہی کہا جائے گا جو قانون کہتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے مختار سے کہا تھا۔ کہ غیر مالکوں سے جن میں عبدالکریم کا باپ بھی شامل تھا تحریر لے لی جائے کہ اگر مکان چھوڑ جائیں تو مالکوں کی جگہ ہوگی مجھے معلوم نہیں۔ اس کے لئے اس نے تحریر لی یا نہ لی۔ میں نہیں کہ عبدالکریم نے قبضہ چھوڑا یا نہ مگر چار سال سے اس میں نہیں رہتا تھا۔ اور مکان بوسیدہ حالت میں تھا۔

جماعت کے لوگوں کی اپیلیں یعنی مرافعے بعض میرے پاس آتے ہیں۔ جو قواعد اپیلیں کرنے کے متعلق ہیں کہ کس حالت میں میرے پاس اپیلیں ہو سکتی ہیں۔ ان کے متعلق ہدایات ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اپیلوں کے دائر کرنے پر فیس لی جاتی ہے۔ محکمہ القول قائم کرنے کے متعلق میں نے کوئی ہدایت نہیں دی ہوئی۔ اور نہ میرے علم میں کوئی محکمہ ایسا ہے۔ دستاویز پیش کردہ پر مہر ہے وہ محکمہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری محکمہ قضا سے تعلق رکھتی ہے

ہمارے وہ احکام جو دیوانی معاملات کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل اس طرح نہیں ہوتی۔ جس طرح عدالت کے احکام کی۔ (یعنی قرقی وغیرہ نہیں ہوتی) لیکن ان کا جو لوگ تعمیل نہیں کرتے۔ ان کو ہم برادری سے خارج کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

فرعون لفظ کے کئی معنی ہیں اصطلاحی بھی اور وضعی بھی۔ جو شخص جبر اور ظلم سے حکومت کرے۔ اسے بھی فرعون کہہ لیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو فرعون کہا گیا۔

"الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی" سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ سیاق و سباق خلاف نہ ہو کہ کچھ ان میں سے ہم میں شامل ہو جائینگے۔ اور کچھ باقی رہ جائینگے۔ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ اس جماعت میں اختلاف پڑ جائے گا۔

خطبہ جمعہ جو "الفضل" ۵ اگست میں شائع ہوا ہے جس میں ذکر ہے کہ ہم کونسے کے تھر ہیں۔ میرا ہے اور یہ حصہ درست ہے

جب میں نے ملزم کی تقریر پڑھی تو میں نے اسے قابل اعتراض پایا۔ مگر اس کے فعل کے خلاف نفرت پیدا ہوئی اس کی ذات کے خلاف نفرت پیدا نہیں ہوئی۔

ایسے الفاظ جو اشتعال پیدا کرنے والے اور نفرت پیدا کرنیوالے ہوں۔ ان سے میرے دل میں ملزم کے خلاف نفرت و اشتعال اسلئے پیدا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے نفس کو اس قابل بنایا ہوا ہے۔ کہ کسی انسان کے خلاف میرے دل میں عداوت نہ پیدا ہو۔

میں ملزم کی تقریر سے زبانی کوئی ایسا لفظ نہیں بتا سکتا جو اشتعال انگیز اور نفرت انگیز ہے۔

(اس موقعہ پر اخبار زمیندار ۲۴ اکتوبر کا پرچہ پڑھنے کے لئے دیا گیا)

میں نے ملزم کی تقریر کو جو پرچہ زمیندار ۲۴ اکتوبر میں ہے دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعض فقرات قابل اعتراض ہیں اور وہ یہ ہیں

(۱) فرعونی تخت الٹا جا رہا ہے۔

(۲) بعض مسلمان ایسے ہیں جو مرزائیت کو ایک مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔

(۳) وہ نقاب اتار دیں گھونگٹ کھولے۔ پردہ اٹھا کر باہر آئے۔ بینی پکڑے مولا علی کے جوہر دیکھے۔ کشتی رہے۔ غرض ہر ایک رنگ میں آ جائے۔ وہ موٹر میں آئے۔ میں ننگے پیروں آؤں۔ وہ دیبا اور حریر پہن کر آئے۔ میں گاندھی جی کی کھدڑ (کھدر) پہن کر آؤں۔ وہ عنبری کھا کر آئے۔ میں بھو کا آؤں۔ وہ زعفران کی چائے اور یاقوتی اور پلومر کی دوکان کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت میں پی کر آئے۔ میں اپنے نانا کی سنت میں پیٹ پر پتھر باندھ کر آؤں۔

(۴) ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور پولیس سب آئیں اور دیکھیں کہ پانچ منٹ میں فیصلہ ختم ہو جاتا ہے یا نہیں۔ وہ باہر نکلے اور صرف اسی پر اکتفا کرے کہ حکومت ہمارے سروں پر مسلط کر دے۔ حکومت پانچ منٹ کے لئے غیر جانبدار ہو۔ پھر دیکھو بخاری کا رنگ۔

(۵) ان کی چالبازیوں کے باوجود

(۶) اس خبیث زمین پر معلوم نہیں ہم کیوں آئے ہیں۔

(۷) یہاں خاتم النبیین کی توہین ہوتی ہے۔

(۸) واضح رہے صبح ہونے سے پہلے یہاں آگ لگی ہوگی۔

(۹) مجھے اکیلا چھوڑ دو اور دیکھو میں بشیر محمود کو کیا کرتا ہوں

(۱۰) ان کا کعبہ لندن بن جائے گا۔

(۱۱) ع نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

یہ ہے مسلمان کا عقیدہ۔ لیکن یہ مرزائی وہی ہیں۔ جو خواجہ یثرب کی ہتک کرتے ہیں۔

(۱۲) ابن سعود مرزائیوں کے نقطہ نظر سے واجب القتل ہے

(۱۳) بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کرکے کہا ہے میرے مخالفین جنگلوں کے سؤر ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

اس اخبار کے علاوہ میں نے یہ تقریر اور ذریعہ سے بھی پڑھی تھی۔ اس مقدمہ کے دوران میں تقریر کے متعلق کسی نے اس وقت تک مجھے کچھ نہیں بتایا جب تک زمیندار میں وہ چھپی نہیں تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ ملزم کی تقریر پڑھنے کے بعد میں نے خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔ یا الفضل نے ذکر کیا۔ میرا خیال ہے کہ بہت سے رقعے لوگوں نے اس تقریر کے خلاف لکھے تھے اور خطوط بھی لکھے تھے کہ ان میں سے کچھ خطوط دفتر میں موجود ہوں

ملزم کی تقریر کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ سامعین کے عقائد کو بدلا جائے۔ کیونکہ کسی احمدی کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل غرض احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا تھی۔ بے شک اس کا یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس بغض کی وجہ سے لوگ احمدی نہ ہو جائیں۔

تقریر کرنے والے نے جو فرعونی تخت کہا ہے۔ اس کو ہماری جماعت گالی سمجھتی ہے۔ اسلئے قابل اعتراض ہے کیونکہ ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں۔ ان کی تعلیم کے متعلق ایسا لفظ بولا گیا ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ بعض مسلمان ایسے ہیں جو احمدیت کو مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی احمدیت احمدیت کے خلاف میں نے یہ لفظ نہیں پڑھا۔

یہ فقرہ کہ نقاب اتارے۔ گھونگھٹ کھولے، باہر آئے۔ یہ میری ذات کے متعلق کہا گیا ہے۔ مگر الفاظ ٹانک وائن والا جو فقرہ ہے۔ وہ بانی سلسلہ کے متعلق ہے۔

یہ مجھے معلوم ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کسی دوکان سے ایک دفعہ ٹانک وائن جو دوائی ہے کھانسی کے لئے اور جیسے حال کو کا وائن بھی کہتے ہیں منگائی تھی۔

میں نے کبھی یاقوتی نہیں خریدی اپنی زندگی میں۔ بعض دوستوں نے بطور تحفہ کبھی بھیجی تو اس دوست کی خوشی کے لئے کبھی کبھی استعمال کبھی نہیں کی۔ میں نے زعفران کی چائے یاد ہے ایک دفعہ لنڈن میں پی۔ میں نے دیبا و حریر یعنی ریشمی کپڑا کبھی استعمال نہیں کیا۔ نہ اپنے لڑکوں کو پہننے کی اجازت دی ہے۔ میری موٹر گاڑی ہے جسے میں استعمال کرتا ہوں۔ لفظ خبیث کا استعمال قادیان کے متعلق گالی ہے۔ کیونکہ ہم قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ایک دفعہ میں نے دیکھا۔ جبکہ میں تقریر کر رہا تھا۔ ملزم اس میں شامل ہوا تھا۔ مجھے ملزم سے کوئی عداوت نہیں۔ یہ جو شعر ہے ع

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

اسے الگ پڑھا جائے تو میں اس کے معنوں سے متفق ہوں لیکن اس کو اگلی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو قابل اعتراض ہے کیونکہ یہ اشتعال انگیز ہے فقرہ نمبر ۱۳ انجم الہدیٰ میں درج ہے۔

چار اپریل میں اور ایک مئی میں

حضرت امیرالمومنین نے تمام جماعت کو جن سات روزوں کا حکم دیا ہے وہ اپریل کے مہینے میں چار اور مئی میں ایک ہوگا۔

مگر ملزم نے اپنی تقریر میں اصل فقروں سے جدا کر کے استعمال کیا ہے۔ اور یہ عبائیوں کے متعلق ہے آئینہ صداقت میری کتاب ہے۔

عدالت:۔ سوال متعلق آئینہ صداقت کی اجازت نہیں دیجاتی۔ کیونکہ کتاب پیش نہیں کی گئی۔

میرا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتر نہ کوئی ہو سکتا ہے اور نہ ان کے برابر ہو سکتا ہے ملائکۃ اللہ ایک کتاب ہے جس میں میری ایک تقریر درج ہے۔ (بیان ختم)

۲۷ مارچ کا بیان

۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیوان سکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی سرکاری وکیل کی جرح کے جواب میں حسب ذیل بیان دیا:۔

اخبار "زمیندار" کی پالیسی جماعت احمدیہ کے خلاف ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم آخری نبی ان معنوں میں کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد آپ کی شریعت کو منسوخ کرنیوالا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ جو آئے گا آپ کی اتباع میں آئے گا۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں ہے اسلئے حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین نہیں ہوتی۔

میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا رتبہ رکھنا تو درکنار وہ ان کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اسلئے جہاں حضرت مرزا صاحب کے تخت کے متعلق یہ آیا ہے کہ تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں آنیوالے تختوں کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت سے اوپر حضرت مرزا صاحب کا تخت بچھایا گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کتاب اربعین حصہ ۴ میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے اور حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۱۶ بھی اس عقیدہ کی تائید کرتا ہے

حضرت مرزا صاحب کے جو سخت الفاظ پیش کئے گئے ہیں وہ آپنے ان مولویوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ جنھوں نے پہلے آپکے خلاف سخت کلامی اور بدزبانی کی کتاب البریہ کے صفحہ ۷۰ پر ان بُرے الفاظ اور بدزبانی کی فہرست درج ہے جو دوسروں نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف کی حضرت مرزا صاحب کی کتاب الھدیٰ کے صفحہ ۶۸ میں سخت الفاظ کے متعلق لکھا ہے کہ ان لوگوں کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ جو شرارتیں کرتے ہیں سب کے متعلق نہیں کتاب ایام الصلح جو حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے اس کے ٹائیٹل کے صفحہ ۲ پر بعنوان اشتہار اطلاع عام جو مضمون ہے اس میں بھی بانی سلسلہ احمدیہ نے سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ بیان کی ہے

لفظ ذریت سے مراد پیرو بھی ہے۔ چنانچہ ذریت دجال کا لفظ غیر احمدی علماء نے احمدیوں کے خلاف استعمال کیا ہے جو کہ فتویٰ علماء کے صفحہ ۴ پر درج ہے

فروع کافی جلد ۳ میں امام ابو جعفر کی ایک حدیث درج ہے۔ جس میں انھوں غیر شیعوں کے لئے اولاد بغایا کا لفظ استعمال کیا ہے

چند احرار ایسے بھی ہیں جو شیعہ ہیں۔

"الفضل" ۵ جون ۱۹۳۰ء میں جو میرا خطبہ درج ہے۔ اس کے صفحہ ۹ میں وہ وجوہات بیان کی گئی ہیں جن کی بنا پر قادیان کے بعض لوگوں سے سودا خریدنا چھوڑا گیا ہے مجھے اسوقت یاد نہیں کہ احمدی جماعت میں سے کسی نے احرار کانفرنس جو اکتوبر ۱۹۳۴ء میں منعقد ہوئی بند کرانے کرانے کی کوشش کی تھی۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ ہندو یا سکھ قادیان سے باہر چلے جائیں۔ ہاں یہ میری خواہش ہے کہ مسلمان ہو جائیں اور اگر مسلمان نہ ہوں تب بھی وہ خوشی سے قادیان میں سکونت رکھیں۔ ہم جبر نہیں کرتے۔

مجھے یقینی طور پر یاد ہے کہ ہم نے ایک کنال زمین لالہ گوکل چند صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار قادیان کو چار پانچ سال ہوئے ہبہ کر دی تھی

ہم غیر احمدیوں سے یہ نہیں کہتے کہ اپنے جھگڑے ہمارے محکمہ قضا میں لا کر فیصلہ کرائیں۔ نہ ہم احمدیوں کو مجبور کرتے ہیں کہ محکمہ قضا میں ضرور فیصلہ کرائیں۔

جماعت احمدیہ سے جس کو خارج کیا جائے اسے قادیان چھوڑ دینے کے لئے ہم نہیں کہتے۔ بعض کیسوں میں بعض احمدیوں کو جنھوں نے فیصلہ تو تسلیم نہ کیا جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ مگر اسوجہ سے پہلے تو ہمارے پاس آئے اور فیصلہ کرانے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر جب ہم نے فیصلہ کیا تو اس فیصلہ کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح خلاف معاہدہ کیا

یہ واقعہ ہے کہ بعض احمدی بغیر ہمارے محکمہ قضا میں آنے کے سرکاری عدالتوں میں فیصلہ کے لئے آتے ہیں

قاضی محمد علی صاحب کی وصیت جس کا میرے بیان میں ذکر ہے۔ معہ دوسری متعلقہ دستاویزات پیش کی جاتی ہے

دو درجن کے قریب وصیت کرنے والوں کی ایسی مثالیں ہیں کہ جنھوں نے وصیت کی اور ان کی کوئی جائیداد نہ پائی گئی۔ مگر ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ایسے لوگوں کی فہرست موجود ہے

ہماری جماعت کا محمد حسین کے قتل میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ میرے خطبہ میں جو ۲۹ اپریل ۱۹۳۰ء کے الفضل میں چھپا اس قتل کے متعلق اظہار افسوس کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

مکہ۔ مدینہ کو احمدی جماعت مقدس اور متبرک مقامات سمجھتی ہے۔ اور میں نے خود حج کیا ہے۔ اگر احمدیوں کے خلاف کوئی یہ الزام لگائے کہ مکہ و مدینہ کی عزت نہیں کرتے تو ہم اسے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

چونکہ قاضی محمد علی صاحب نے دلیری سے اپنے جرم قتل کا اقرار کر لیا۔ اور اس گناہ سے توبہ کی۔ اور ظاہر کیا کہ اس نے یہ فعل سلسلہ کی تعلیم کے خلاف کیا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اور قتل چونکہ عمدًا نہ تھا اس لئے اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

"الفضل" ۵ اگست ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۸ پر منافق کے متعلق جو حوالہ درج ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو میرے سامنے پیش کرو۔ تاکہ اسے جماعت سے خارج کر دیا جائے ہمیں اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے شریعت اسلام میں منع نہیں کیا گیا۔ اگر کھانے اور پہننے کی چیزوں کا استعمال مناسب حد کے اندر ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔ یہ سیرت النبی صفحہ ۱۶۲ حصہ اول جلد ۲ از مولانا شبلی میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات قیمتی کپڑے بھی پہنے۔ یہ بات ابو داؤد صفحہ ۵۵۹ میں درج ہے

ہر سال پانچ سے لے کر دس ہزار افراد تک کا جماعت احمدیہ میں اضافہ ہوتا ہے یعنی اس قدر لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں

۱۹۲۱ء میں پنجاب میں جو مردم شماری ہوئی اس میں احمدیوں کی تعداد ۲۸ ہزار لکھی گئی تھی۔ اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۵۶ ہزار قرار دی گئی

سیف چشتیائی جو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے لکھی ہے اس کے صفحہ ۱۰۴ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق ملعونیت کا نمونہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور اس کے صفحہ ۱۰ پر "دجال قادیانی" کے الفاظ بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب انوار الاسلام کے صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی کے خلاف سخت کلامی نہیں کی۔

اسی بات کا ایام الصلح اور کتاب البریہ میں بھی ذکر آیا ہے۔

وکیل ملزم کے جواب میں

میرے بیان میں تختوں کا جو ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے اولیاء کے تخت ہیں۔ اور اولیا نبی کے درجہ سے کم درجے پر ہوتے ہیں

حضرت مرزا صاحب نے دعوئے نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا۔ مولویوں نے آپکے خلاف جو سخت کلامی کی اور سخت الفاظ استعمال کئے وہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی کئے

بہت سی کتب جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی ہیں ان کا ترجمہ دوسروں کا کیا ہوا ہے۔ لجۃ النور کے صفحہ ۶۷-۶۸ کا ترجمہ غالباً آپ کا کیا ہوا نہیں

غیر احمدیوں یا ہندوؤں کو مفت زمین دینے کی تحریر غالباً کوئی ہوگی۔

میرے علم میں قاضی محمد علی صاحب کی کوئی دوسری وصیت نہیں ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے خلاف آپکے دعوئے نبوت سے قبل مولویوں نے سخت الفاظ استعمال کئے۔

مجھے یاد نہیں کہ کتاب سیف چشتیائی حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کے جواب لکھی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی سیف چشتیائی کے بعد لکھی گئی اور اعجاز المسیح پہلے۔ (بیان ختم)

دفعہ ۱۴۴ کیخلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ

لاہور ۲- اپریل۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور سے حسب ذیل تار ارسال فرماتے ہیں

آج مسٹر جسٹس کری کی عدالت میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف درخواست برائے فیصلہ پیش ہوئی۔ ہز لارڈ شپ نے فیصلہ کیا کہ **قادیان کی ریونیو اسٹیٹ اور ملحقہ ریونیو اسٹیٹوں کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا آرڈر مبہم اور غیر مؤثر ہے**۔ ہز لارڈ شپ نے کہا کہ اس ریکارڈ کی بنا پر جو میرے سامنے ہے میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آیا قادیان کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ حکم (حدود کے متعلق) اس قدر معین ہے کہ وہ صحیح قرار دیا جا سکے۔ کیونکہ بالعموم شہر کی حلقہ بندی برجیوں اور پختگی کی حدود کی بنا پر قرار دیجاتی ہے۔

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت قریشی محمد صادق شبنم بی۔ اے۔ یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شب الحکم بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے ذیل کے ریزولیوشنز پاس ہوئے

ایک کانسٹبل کی شرمناک حرکت کے خلاف پروٹسٹ

(۱) نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ ایک پولیس مین نے ایک احمدی عورت کی شرمناک طریق پر ہتک کی۔ لیکن باوجود رپورٹ دینے کے افسران نے ابتک اس شخص کو مناسب سزا نہیں دی۔ لیگ حکومت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے اور امید کرتی ہے کہ اپنی قدیمی روایات کے مطابق حکومت ایک عورت کی عزت پر اپنے سپاہی کی پرسٹیج کو ترجیح نہیں دیگی۔ اور باوجود اس اختلاف کے جو اسوقت بعض حکام کو احمدیوں سے ہے۔ اس معاملہ میں حکومت کا طرز عمل ثابت کردے گا۔ کہ جن پر وہ ناراض ہو۔ ان سے بھی اس کمینہ سلوک کو (جیسا کہ اس سپاہی نے کیا) برداشت نہیں کرتی

پولیس اور مجسٹریٹ کی موجودگی میں احراریوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی

(۲) نیشنل لیگ اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ قادیان کے ایک سائیکل مرچنٹ محمد محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کو بعض احراریوں نے رات کیوقت مکان کے اندر بند کرکے مارا۔ اور پولیس کو جب لوگ اطلاع دینے گئے۔ تو تھانہ کا دروازہ نہایت مشکل سے کھولا گیا۔ اسوقت ابھی دفعہ ۱۴۴ جاری تھی۔ اسلئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کی موجودگی میں مجمع غیر قانونی کو کیوں منتشر نہ کیا گیا۔ نیشنل لیگ چیف سکرٹری صاحب پنجاب اور انسپکٹر جنرل صاحب پولیس سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بارہ میں تحقیق کرکے مناسب کارروائی کریں

واقعہ کراچی کے متعلق کمیشن قائم کرنے کا مطالبہ

(۳) نیشنل لیگ قادیان اس امر پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ کراچی میں نہتے مسلمانوں پر گولی چلائی گئی جس کی وجہ سے ۴۷ آدمی مارے گئے اور ۔۔۔۔ سے زائد آدمی زخمی ہوئے۔ لیگ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ عوام الناس کو بھڑکانے کا ناپسندیدہ فعل بعض مسلمانوں سے سرزد ہوا۔ اور اس بارے میں ہرگز ان کی تائید نہیں کرسکتی۔ لیکن وہ اس امر کو بھی گوارا نہیں کرسکتی کہ بغیر کسی ظاہری فساد کے اسقدر جانوں کو ضائع ہونے دیا گیا۔ ہمارے نزدیک ایسے موقعہ پر کسی اور مؤثر ذریعہ سے کام لیا جاتا۔ یا پہلے سے لوگوں کو جمع ہی نہ ہونے دیا جاتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہند اس واقعہ کی تحقیق کرکے مسلمانوں کی دلجوئی کرے گی۔

احرار امن سوز حرکات عمل میں لانیکی فکر میں ہیں

(۴) نیشنل لیگ کو مختلف ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ احرار قادیان اس فکر میں ہیں کہ قادیان کے امن کو برباد کرنے کے لئے لوگوں میں اشتعال پھیلانے کے مختلف طریقے اختیار کریں۔ جس کے نتیجہ میں بدامنی کی وارداتیں ہوں اور اس طرح جماعت احمدیہ کو یہ ظاہر کرکے بدنام کیا جاسکے کہ ان کی وجہ سے احرار کی زندگیاں خطرہ میں ہیں۔ ہم حکومت پنجاب کو احرار اس منصوبہ بازی سے قبل از وقت آگاہ کردینا چاہتے ہیں تاکہ حکومت اس فتنہ کے سدباب کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرسکے۔

منافرت پھیلانیوالے ایک دل آزار ٹریکٹ کی ضبطی کا مطالبہ

(۵) نیشنل لیگ ذمہ دار حکام کی توجہ اس نہایت گندے دل آزار۔ اشتعال انگیز اور امن عامہ کو برباد کردینے والے پوسٹر کی طرف مبذول کراتی ہے۔ جو ملتان کے کسی شخص مسمیٰ محمد غلام نے بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" اقبال پریس ملتان میں چھپوا کر شائع کرایا ہے۔ اور جسے احرار قادیان کے ایک سرگرم کارکن نے احرار کے بورڈ پر چسپاں کرکے عین بازار کے چوک میں آویزاں کیا۔ جہاں کئی دن تک لٹکا رہا۔ اس پوسٹر میں لوگوں کو احمدیوں کو قتل کرنے ان کے اموال اور جائدادوں پر قبضہ کرنے اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کرنے وغیرہ وغیرہ کی صاف اور کھلے الفاظ میں تلقین کی گئی ہے ایسے لٹریچر کو شائع کرنے کی اجازت دینے کے یہ معنی ہیں کہ ملک کا امن برباد ہو کر قتل و غارت خونریزی اور لوٹ مار شروع ہو جاتے۔ لہٰذا لیگ ذمہ دار حکام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس پوسٹر کے شائع کرنے والے شخص کو سخت سے سخت سزا دے۔ ان لوگوں کو بھی جنھوں نے پبلک میں اس کی اشاعت کرکے امن عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش کی ہے سختی سے نوٹس لے۔

(۶) ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حکام ضلع گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ ہند اور پریس کو ارسال کی جائیں۔

ظفر محمد مولوی فاضل
سکرٹری نیشنل لیگ قادیان ۲ ۴ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بازو
"الحکم"
اپنا حق مانگتا ہے

نبی گر نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر
کوئی ہو پیرو کامل تو پا جائے نبوت بھی
نبوت سے معطل ہو اگر آئے جدا ہو کر

خامۂ کاتب

شعر کا تھا دانہ پانی بیدل و صائب کے ہاتھ
اور اسکی پاسبانی میرزا غالب کے ہاتھ
دانہ پانی۔ پاسبانی گو ہیں اسباب بقا
پر ہے اسکی زندگانی خامۂ کاتب کے ہاتھ

(حسن رہتاسی)

۲۶ ؍مئی کو الحکم کا مسیح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۶؍مئی کی تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک یوم انقلاب ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی نے خدا کی وحی کے مطابق رفع الی اللہ کا مقام پایا۔ اور ایسی عظیم الشان ہستیوں کی زندگی کے ایسے انقلابی ایام ان کی جماعتوں اور سلسلوں میں زندگی اور کامیابیوں کی روح پیدا کردیا کرتے ہیں اس مقصد کو مدنظر رکھ کر میں الحکم کا مسیح موعود نمبر شائع کرنا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ اس کی ۵ ہزار کاپیوں کا انتظام قبل از وقت ہوجائے۔ اسکے لئے میں

محبانِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارتا ہوں !

کہ وہ ایک ایک سو کاپی یا کم از کم دس دس کاپی لے کر تقسیم کریں۔ اس میں اول سے آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت۔ صداقت اور کارناموں کا ذکر ہوگا۔ سو کاپی کے خریدار کو ۱۲؍ روپیہ فی سیکڑہ کے حساب سے دیا جائے گا۔ اور ایک کاپی کی قیمت چار آنہ ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور فدائی خدام جلد سے جلد اپنے نام دے دیں گے۔ جو اس نمبر کی اشاعت کا موجب ہوسکے۔

میں کام کرنا چاہتا ہوں بشرطیکہ آپ میرے ساتھ تعاون کریں خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

خاکسار:- **عرفانی**

حیات احمدؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح حیات خاکسار شائع کررہا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور کی چالیس سالہ زندگی کے حالات پہلے شائع ہوچکے ہیں۔ اب آپ کی زندگی کے دوسرے دور یعنی ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۹ء تک کے حالات شائع ہو رہے ہیں۔ چونکہ تالیف ضخیم ہوگی اس لئے تھوڑا تھوڑا صفحہ کے حصص میں شائع ہورہی ہے۔ جس کا پہلا نمبر گذشتہ سال شائع ہوا تھا۔ اب دوسرا نمبر جس میں

۱۸۸۳ء تک کے حالات

ہیں شائع ہوگیا ہے۔ حسب معمول اسکی قیمت بھی ایک روپیہ ہے۔ اگر احباب چاہتے ہیں کہ جلد یہ تالیف مکمل ہوجائے۔ تو اس کے لئے کم از کم ۵۰۰ خریدار مکمل ہوجاویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ

ہر ایک احمدی کے گھر میں ہونی چاہیے

ملنے کا پتہ

الحکم بکڈپو قادیان

مکتوبات احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات کی اب پانچویں جلد شائع ہوگئی ہے اس میں حضور کے وہ مکتوبات ہیں جو آپ نے اپنے مخلص احباب اور خدام کو لکھے۔ پہلے نمبر میں حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات ہیں۔ دوسرے نمبر میں حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ کے نام۔ اور تیسرے نمبر میں چودھری رستم علی خان رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات ہیں۔ اور چوتھے نمبر میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب قبلہ سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام مکتوبات ہیں

اس سلسلہ کی ہر نمبر کی قیمت سردست ایک روپیہ ہے لیکن جب خریداروں کی تعداد ایک ہزار پہنچ جائیگی تو قیمت نصف کردی جائے گی۔ تھوڑی جلدیں طبع ہوتی ہیں۔ احباب جلد منگوالیں

حیات النبی ہر دو حصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس سالہ زندگی کے حالات قیمت فی جلد ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

الحکم بکڈپو قادیان

احباب سے ایک درخواست

الحکم کے قدیم سرپرستوں کو (جو اب تک خدا کے فضل سے زندہ ہیں) الحکم کا پرچہ ارسال ہے اور مجھے ہرگونہ یقین ہے کہ وہ اس کی سرپرستی میں اپنی مسرت یقین کرینگے۔ اگر وہ کسی وجہ سے خریدار نہ رہنا چاہیں۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

ایسا ہی جن دوسرے احباب کی خدمت میں بغرض تحریک خریداری پرچہ بھیجا جائے۔ اگر وہ خریدار نہ ہونا چاہیں۔ تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ الحکم کے اس دور میں چاہتا ہوں کہ بقایا کا کچھ حساب نہ رہے

میں جذبات آخریں الفاظ میں کوئی اپیل نہیں کرتا۔ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ **الحکم کے احیاء و بقا کی تحریک میں حصہ لینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازو کو قائم رکھنے کے ثواب و سعادت** سے بہرہ اندوز ہونا ہے۔

(عرفانی)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل الحکم سٹریٹ قادیان سے شائع ہوا)